9 مصوّری (Painting)

کالی گھاٹ مصوری ،
مغربی بنگال،

سب بچوں کو پینٹنگ بنانا پسند ہے۔ اس کے ذریعے انھیں اپنی اردگرد کی دنیا کی اشکال اور رنگوں کی معلومات حاصل ہوجاتی ہے۔ مرد اور عورتیں قدیم زمانے سے ہی اپنی خصوصی کہانیاں بیان کرنے کے لیے رنگوں اور اشکال کی مصوّری کے ذریعے سکون حاصل کرتے رہے۔ پینٹنگ کرنے کی انسان کی قوتِ محرّکہ کا تعلق اپنی بات پہنچانے، اظہار کرنے اور اپنے اردگرد کی دنیا کو قابلِ ادراک بنانے کی ضرورت سے ہے۔

دراصل پینٹنگ کا موضوع خود ایک پینٹنگ ہے۔ یہ مزاج کی کسی کیفیت کا اظہار، فنکار کے مشاہدے میں آئی کسی حقیقت کا اظہار، کسی فلسفیانہ تصور کی ترسیمی ترجمانی، دیوتاؤں سے رحم وکرم کی مناجات یا کسی جشن کے حصے کے طور پر محض ایک آرائشی سامان ہوسکتا ہے۔ اسے کوئی فردِ واحد، ایک گروہ یا ایک فرقہ مختلف قسم کی زمینیں، رنگ، گوند اور اوزار استعمال کرتے ہوئے بنا سکتا ہے۔ ہندوستان میں کمیونٹی پینٹنگ کسی خطّے یا کسی مخصوص ثقافت کی شناخت کا اظہار ہوسکتی ہے اور مشترک خصوصیت کی حامل ہوسکتی ہے۔

سانپ ھی کیوں ؟

”روایتی مصوری کے نمونوں میں بالخصوص گونڈی اور میتھیلا کے فن میں آخر اتنے سارے سانپوں کی فنکارانہ اور قابل احترام نمائندگی کیوں کی گئی ھے ؟“

یہ سوال فرینکفرٹ میں فن پاروں کی ایک نمائش کے موقع پر ایک جرمن سیاح نے پوچھا تھا ۔

میتھیلا مصوری ، بہار

” چوں کہ عام طور پر ھمارے گاؤں کے کھیتوں میں بہت سانپ پائے جاتے ھیں اس لیے ھم خود کو ان کے کاٹنے سے بچانے کے لیے ان کو اس طریقے سے خوش کرنے کی کوشش کرتے ھیں ۔ “ میتھیلا سے آئے فنکار نے وضاحت کی ۔

” مغربی معاشرہ اشتعال پسند ھے اور وہ سانپوں پر صرف حملہ کرنے کی بابت ھی سوچ سکتا ھے لیکن ھندوستان جیسے روحانی اور عدم تشدد کے حامل معاشرے میں یہ فطرت کے ساتھ رھنے کا ایک قابل قدر طریقہ ھے ۔“ جرمن سیاح نے جواباً کہا۔

وہ اتنی زیادہ متاثر ھوئیں کہ انھوں نے نمائش میں ھندوستانی اسٹال پر لگی سانپوں کی تمام تصویریں خرید لیں !

یہ مارکیٹنگ کا ایسا سبق ھے جسے سیکھنے کی ضرورت ھے ۔

© NCERT not to be republished

چھپائی پینٹنگ یا رنگائی کے عمل کے دوران سوتی کپڑوں پر رنگوں کو پکّا کرنے کے لیے استعمال ہونے والی کیمکل کو مارڈینٹ کہتے ہیں۔

پینٹنگ کیا ہے؟

کسی پینٹنگ کے بنیادی طبعی عناصر درج ذیل ہیں:

- وہ سطح (base) جس پر پینٹنگ کی جاتی ہے
- رنگ جن سے پینٹنگ بنائی جاتی ہے
- سریش یا گوند
- سطح (base) پر رنگ لگانے کے لیے آلات

رنگ اور تصاویر اکثر معنوں اور تصورات کی نمائندگی کرتے ہیں۔ سرخ اور زرد متبرک ہیں۔ پنچ ورن کی دیوار گیر تصویریں پانچ رنگوں میں ہیں — سرخ، زرد، سبز، سیاہ، نیلی - مچھلی نمو کا مظہر ہے۔ معلوم کیجیے کہ روایتی تصاویر کے رنگ لوگوں کو کس طرح متاثر کرتے ہیں۔

سطح جس پر پینٹنگ کی جاتی ہے: ہندوستان میں قدیم زمانے سے ہی چٹانوں کے اوپری حصے اور غار، گھروں کی دیواریں، فرش، دہلیز، تاڑ کے پتّے، لکڑی کے ٹکڑے، کپڑے یہاں تک کہ ہتھیلی بھی مصوری کی سطح کے طور پر استعمال کی جاتی تھی۔

انگریزی زبان میں پینٹنگ کے حوالے سے سطح کے لیے کئی اصطلاحیں ہیں۔ کیا آپ نے کینوس پینٹنگ، فیبرک پینٹنگ، گلاس پینٹنگ، دیواری پینٹنگ جسے 'میورل' بھی کہتے ہیں، اور یہاں تک کہ فیس پینٹنگ کے نام سنے ہیں؟ ایک مخصوص سطح ہی یہ تعین کرتی ہے کہ کون سے رنگ، گوند اور آلات کا استعمال کیا جاتا ہے۔ لکڑی کی سطح چکنی ہوتی ہے اس لیے اس پر پانی پر مبنی رنگ استعمال نہیں کیے جاسکتے۔

ہندوستان کی تمام زبانوں میں ہر طرح کی مصوری کی سطح کے لیے کئی خیال انگیز نام ہیں۔

رنگ جن سے مصوّری کی جاتی ہے: کسی مصوری کے لیے رنگ نامیاتی یا غیر نامیاتی ہو سکتے ہیں جس کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ انھیں کیسے حاصل کیا گیا ہے یا بنایا گیا ہے۔

تصویریں بنانے کے لیے زمین مختلف قسم کی ہو سکتی ہے جیسے کوئی دیوار (اوپر بائیں)، فرش (بالکل بائیں) اور یہاں تک کہ کسی ہاتھی کا بدن (بائیں)

© NCERT not to be republished

نامیاتی رنگ : لافانی رنگ قدرت، پھولوں، پتوں، پتھروں اور یہاں تک کہ گائے کے گوبر یا کسی چمنی کے اندر جمع کالک سے جمع کیے جاتے ہیں اور جو فنکار کے رنگوں کی پلیٹ میں جمع ہو جاتے ہیں۔ کپڑوں کے لیے آج بھی استعمال ہونے والے عام رنگ یہ ہیں:

- نیلے رنگ کے الگ الگ رنگ بنانے کے لیے اودا رنگ بڑی محنت سے بنفشہ کے پودے سے حاصل کیا جاتا ہے
- آتشیں سرخ چھال اور پتوں کے سفوف سے
- سوکھے 'کراکا' پھولوں کے ساتھ پھٹکری کا سفوف اور پانی ملانے سے ہلکے بادامی رنگ جیسا زرد حاصل ہوتا ہے۔

یہ صرف بنیادی رنگ ہیں جب کہ ہر خطے میں ان مشترک قدرتی رنگوں میں اپنے اپنے علاقے کے کچھ مخصوص مواد شامل کیے جاتے ہیں۔

کیمیاوی رنگوں کے صنعتی طور پر تیار ہونے سے پہلے لوگ فطرت سے اخذ کیے گئے رنگوں کو اپنی زندگی میں تحرّک لانے کے لیے استعمال کرتے تھے۔ ہر خطے کے اپنے مواد اور مرکبات ہیں جنھیں لوگ جمالیاتی کیفیات کے اظہار کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ یہ بھی ہے کہ فطرت کا احترام کرنے کی جبلّی خواہش اور نقصان پہنچائے بغیر اسے مسخّر کرنے کے تصور نے بھی لوگوں کو فطرت میں رنگوں کی تلاش کرنے کی تحریک دی۔ ہر جگہ روایتی ذہانت نے دستیاب قدرتی وسائل کے ساتھ لوگوں کو تجربات کرنے کا اہل بنایا۔

رنگائی: ازمنۂ قدیم ہی سے کپڑوں کو رنگنے کے لیے قدرتی رنگوں کا استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ یہ ہندوستان ہی تھا جس نے سب سے پہلے چھپائی یا سوتی کپڑے پر چھپائی کی تکنیک کو ایجاد کیا جس میں رنگوں کو پکا کرنے والے ایک مادے 'مارڈینٹ' کا استعمال کیا گیا۔ 'مارڈینٹ' کی سب سے عام قسم بڑ ہے جو کچے کرا کا پھل سے حاصل کیا جاتا ہے اور اس میں بغیر اُبالا تازہ دودھ شامل کیا جاتا ہے۔ کپڑے کو رنگنے سے پہلے بھیڑ یا گائے کے گوبر ملے پانی سے صاف کیا جاتا ہے۔

غیر نامیاتی رنگ : غیر نامیاتی یا کیمیاوی رنگ جیسے ایکری لیک یا ایملشن وغیرہ صنعت کاری کے نتیجے میں وجود میں آئے ہیں۔ یہ کاروباری سطح پر فروخت ہوتے ہیں اور چوں کہ یہ بآسانی دستیاب ہیں اس لیے انھیں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔

فطرت کا احترام

بہار کی میتھیلا مصوری میں فنکاروں کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ:

- صرف گرے ہوئے پتے اور پھول استعمال کریں
- کھانے پینے کے سامان کا استعمال نہ کریں
- کسی پڑوسی کے باغ سے کبھی کچھ نہ لیں

© NCERT not to be republished

سَریش یا گوند سے رنگوں کو زمین پر پکّا کیا جاتا ہے

سَریش یا گوند : کسی تصویر کو اس وقت مستقل کہا جاتا ہے جب اُسے جمانے کے لیے زمین پر گوند استعمال کیا گیا ہو۔ صدیوں سے مغربی ملکوں (یوروپ) میں رنگوں کو جمانے کے لیے تیل کا استعمال کیا جاتا تھا اور تصویروں کو آئل پینٹنگ کہا جاتا تھا۔ جب پانی کا استعمال کیا جانے لگا تو اسے واٹر کلر کہا جانے لگا۔

درختوں سے نکالی جانے والی لاکھ کو چپکانے والی شے کے طور پر استعمال کیاجاتا ھے

پینٹنگ کی سطح پر رنگوں کو لگانے کے لیے آلات: مصوری کئی قسم کے آلات یا اوزار سے کی جاتی ہے جو قدرتی سامان سے بنے ہوتے ہیں جیسے:

- لمبی لمبی گھاس کے پتلے پتلے تنکے
- پرندوں کے پروں، گلہری اور بلی کے بالوں سے بنے برش
- بانس کی کھپچیاں جنھیں اُس وقت تک زمین میں گاڑے رکھا جاتا ہے جب تک کہ اُس میں ریشے نہ آجائیں

مصوّر، جھار کھنڈ

کنگھے، ٹوتھ برش اور پتوں کا استعمال کرتے ہوئے بناوٹ حاصل کرنا۔ رنگوں کی ایک پھوار کا اثر کسی دھونکنی کے ذریعہ رنگین نامیاتی رقیقوں کو پھونک کر حاصل کیا جاتا ہے۔

روزانہ کے لیے ایک پینٹنگ : ہندوستان میں غیر مستقل پینٹنگ کی کئی قسمیں جیسے 'رنگولی' اور 'الپنا' ہیں جو گھر کے داخلے پر فرش پر بنائی جاتی ہیں۔ رنگین سفوف فرش پر رنگولی میں رنگ دینے کے لیے بغیر کسی گوند یا سریش کے چھڑک دیے جاتے ہیں یہ فن پارہ مستقل نوعیت کا نہیں ہوتا بلکہ ہر دن بنایا جاتا ہے۔ تہواروں، کسی بچے کی پیدائش کے جشن یا کسی شادی کے لیے مخصوص ڈیزائن ہیں۔

کولم: تمل ناڈو میں سفید چاول کے سفوف سے اپنے گھروں کی ڈیوڑھیوں پر عورتوں کی بنائی ہوئی فرشی تصویریں

کیا آپ جانتے ہیں...

- شاہی خاندان کے لوگ مصوروں کو نظموں اور کہانیوں کی وضاحت کی غرض سے کتابیں یا مخطوطات بنانے کے لیے بلاتے تھے۔ ہاتھ کی تحریر کردہ اور ہاتھ کی بنائی تصویروں والی کتابوں کی بڑی لائبریریاں حکمرانوں بادشاہوں نے جمع کی ہیں۔ اکثر شاہی خاندان اپنے محلوں کو سجانے کے لیے خود اپنی تصویریں بنوایا کرتے اور اپنے روزنامچوں میں بھی تصویریں بنواتے جیسے کہ اکبر نامہ اور جہانگیر نامہ میں۔ مغل مخطوطات کی تصاویر میں بالوں کی لڑیوں اور پھولوں کی تفصیل کی عمدہ تصویرکشی کے لیے فنکار کسی گلہری کی واحد دم کے بال کے بنے برشوں کا استعمال کرتے تھے۔
- جے پور کے میناتورفنکار، آپ کی بالکل ویسی ہی تصویر بنا سکتے ہیں جیسی مغلیہ عہد کے میناتوروں میں نظر آتی ہیں؟ کیا آپ خود تصویر کٹ آؤٹ، فنکاری یا کسی فنکار سے سیکھ کر ایسی تصویر بنا سکتے ہیں؟

کپڑے پر مصوری

قلم کاری بنانا: آندھرا پردیش کی قلم کاری یا ورتھا پانی کسی فن پارے کی تخلیق کے لیے استعمال ہونے والے انواع و اقسام کے قدرتی سامان کی مثال ہے۔ فارسی زبان کے لفظ قلم کاری کا مطلب ہے 'قلم کا کام' اور اس سے مراد کپڑوں پر چھپائی اور تصویر سازی دونوں ہیں ۔ سترھویں صدی میں ایرانی اثرات کے سبب فنکار درختوں، پھلوں، پھولوں اور آرائشی پرندوں کے مظاہر کے ساتھ تجربات کرنے لگے۔

بنے قلم کے ایک سرے پر اون لپیٹا جاتا ہے اور پھر اسے قدرتی رنگوں سے رنگا جاتا ہے۔ سیاہ خاکہ کھینچنے کے لیے

بنے قلم کے ایک سرے پر اون لپیٹا جاتا ہے اور پھر اسے قدرتی رنگوں سے رنگا جاتا ہے۔ سیاہ خاکہ کھینچنے کے لیے سیاہ روشنائی استعمال ہوتی ہے اور نقوش میں بھرنے کے لیے رنگ بنانے کی خاطر بھورا، لوہے کا زنگ اور پانی استعمال کیا جاتا ہے۔

تصویری کہانیاں : کپڑوں پر کہانیوں کی تصویریں بنانے کا فن آندھرا پردیش کے ایک قصبے سری کلاہتی میں ملتا ہے۔ ابتدا میں کپڑوں پر بنی بڑی بڑی تصویریں مندروں کے لیے عظیم رزمیوں رامائن اور مہابھارت کا تصویری نعم البدل تھیں۔ سرکردہ ادیبوں کی روحانی نظموں کی وضاحت کے لیے بھی تصویریں بنائی جاتی تھیں۔

© NCERT not to be republished

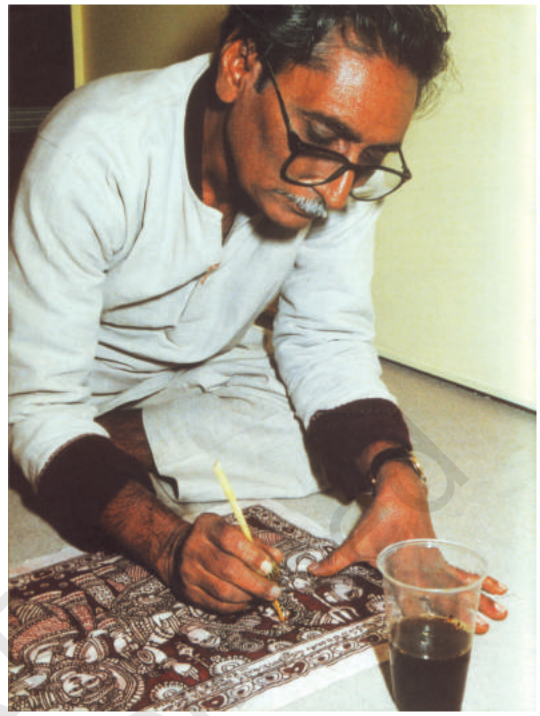

کپڑے پر مصوری کا عمل اور خطوں کی نفاست مصوری کی فنکارانہ صلاحیت پر منحصر تھی۔ کپڑے پر رنگوں کو پھیرنے، بہتے ہوئے پانی میں کپڑے کو دیکھ بھال کر دھونے، رنگوں کی چمک کو یقینی بنانے کے لیے، اس پر متواتر پانی چھڑکنے اور دھوپ میں اسے مناسب طور پر سکھانے کے لیے بھی بڑی مہارت کی ضرورت تھی۔

ایک قلم کاری بنانا بڑی دیدہ ریزی کا عمل ہے، جو اگر تجویز کردہ طریقوں کے مطابق توجہ سے بنائی جائے تو ایسی تصویر تیار ہوتی ہے جس کے رنگ صدیوں تک اپنی چمک اور آب وتاب برقرار رکھتے ہیں۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ کپڑے پر مصوری کے عمل میں کیمیکل اشیا استعمال نہیں ہوتیں اور جب رنگائی کا اضافی رنگ دھونے کے دوران دریا میں بہتا ہے تو یہ آلودگی کا باعث نہیں ہوتا۔ قلم کاری کا ایک فنکار ایک مرتبہ نئی دلی میں ایک تصویر پر کام کر رہا تھا، اس نے کپڑے کو رنگنے کے لیے اپنے آبائی وطن کو ترجیح دی کیوں کہ اس کا خیال تھا کہ دریائے جمنا کا پانی بہت آلودہ ہے اور اسے رنگ کی مطلوبہ عمدگی کو نکھارنے کے لیے اپنے وطن ہی جانا ہوگا۔ اس قسم کے فن پارے کی تخلیق کے عمل میں پانی، ہوا اور دھوپ کی کوالٹی بے حد اہم ہیں۔

© NCERT not to be republished

دیواری مصوری

دیواری مصوری، کیرالا

دیواری مصوری کی روایت ماقبل تاریخ کے دور سے گزر کر آج ہم تک پہنچی ہے۔ جب معاشرہ جنگلات کی رہائش پذیری سے زراعت پر مبنی فرقوں میں تبدیل ہوا تو مصوری کا فن ان کی زندگی کے ایک حصے کے طور پر اور اپنے فن کے ذریعے اپنے روایتی عقائد کے اظہار کے لیے جاری رہا۔

یہ قسم زیادہ تر زرعی معاشروں کی یکساں ثقافت کا حصہ رہی۔ دیواروں پر مصوری زمین پر دیوتاؤں سے رحمتیں نازل کرانے، کھیتوں میں کام کرنے والے جانوروں کو صحت مند رکھنے، شادی کے بعد اہلِ خاندان کی صحت مند نسل کو آگے بڑھانے اور ایک نو تعمیر شدہ گھر بخشنے کی دعا کے لیے بنائی جاتی تھیں۔

مذہبی عمارتوں کی دیواروں پر پائی جانے والی تصویریں ایک وسیع تر کائنات اور برتر قوت کو سمجھنے کی انسانی جستجو کا مظہر ہیں۔

ہندوستان میں دنیا بھر کے مقابلے فنونِ لطیفہ کی سب سے زیادہ اقسام پائی جاتی ہیں جنھیں مختلف طرزیں یا دبستان کہتے ہیں، اس کی اہم وجہ یہ ہے کہ اس کا ثقافتی ورثہ وافر، کثیر جہتی اور پرکشش و تابندہ ہے۔

کیا یہ جدید ہے، قدیم ہے یا وقت کی قید سے آزاد؟

آسٹریلیا کا قدیم فن باشندوں کی روایتی طرزِ زندگی کا مظہر ہے۔ لوگ مشکل قدرتی گرد و پیش والے علاقوں میں رہتے تھے اور انھوں نے غاروں کی دیواروں یا درختوں کی چھال کو استعمال کرتے ہوئے تصویر بنانا شروع کیا۔ انھوں نے مقدس اشیا، جانوروں، پرندوں اور روزمرہ زندگی کی تصاویر کی اپنی دنیا کو مصوری کے نمونوں کی شکل دی۔ یہ بالکل ہندوستان کے قبائلی فن کی طرح رسمی بھی ہے اور سیکولر بھی۔ ان کی بنائی کئی تصاویر بعض معنوں میں خوابوں میں محو ہونے کو پیش کرتی ہیں کیوں کہ یہ تصویریں جادوئی اور اساطیری خصوصیات کی حامل ہیں۔ کوئی تصویر تیار کرنے کے لیے بہت سے رنگین نقطوں اور خطوں کو استعمال کرنے کا انداز قابلِ ذکر حد تک مدھیہ پردیش کے گونڈ آدی باسیوں کے فن سے مشابہ ہے۔

آدی باسی آرٹ، آسٹریلیا

© NCERT not to be republished

مختلف ادوار میں دیواری مصوّری

10,000 قم سے 8000 قم	چٹانوں کی پناہ گاہوں اور غاروں کی دیواروں پر ما قبل کی تصاویر انسانی معاشرے کی ابتدائی زندگی اور سرگرمیوں کو پیش کرتی ہیں۔
1 سے 1000	مہاراشٹر میں اجنتا، لداخ میں الچی مٹھ اور مدھیہ پردیش میں باغ کے بودھ وہاروں یا مٹھوں اور چیتیہ یا دعائیہ ہالوں میں ایسی دیواری تصویریں ہیں جو بدھ کی زندگی اور دیگر مذہبی کہانیوں کو پیش کرتی ہیں۔
1000 سے 1700	تمل ناڈو کے کانچی پورم میں کیلاش ناتھ مندر کی دیوار پر تصویروں کو دیکھا جا سکتا ہے۔ حال ہی میں تمل ناڈو میں تنجاور کے بری ہادیسورہ مندر میں دیوار پر بنے مصوری کے نمونے ملے ہیں۔ جین مصوری کے ابتدائی نمونے تمل ناڈو کے پوڈوکوٹائی میں سِتانا واسل میں ملتے ہیں۔ لیپاکشی کے ویرو بھدر مندر میں آندھرا کی طرز کی دیواری تصویریں ملتی ہیں۔
1600 سے 1900	دیواری تصویروں سے محلوں کو بھی سجایا گیا ہے۔ ان کی عمدہ مثالیں بُندی، جے پور اور ناگور اور پنجاب کے پٹیالہ میں قلعہ نما محل میں ملتی ہیں۔
1900 سے 2000	دیواری تصویروں کا ہمارے دیہی معاشروں خصوصاً بہار، مہاراشٹر، راجستھان اور گجرات میں آج بھی چلن ہے۔ موجودہ فنکار جیسے جتن داس اور ایم۔ ایف۔ حسین نے جدید عمارتوں کی اندرونی آرائش کے لیے تصویریں بنائی ہیں۔

© NCERT not to be republished

دیواری مصوری

دیواری مصوری یا دیوار گیر تصویر میں زمین دیوار یا غار کا پتھر ہوتی ہے۔ دیوار کے پلاسٹر پر رنگ لگایا جاتا ہے۔ پلاسٹر پر رنگ جمانے کے لیے اکثر گیلے پلاسٹر پر رنگ لگائے جاتے ہیں تو یہ باہم گھل مل جاتے ہیں۔

ہندوستان کے کئی گاؤں میں عورتیں خشک گارے کی دیوار پر گیلا چونا یا سفیدی پھیرتی ہیں۔ چونا قدرتی طور پر حشرات کُش ہے اور یہ چیونٹیوں اور دیمک کو دیوار میں گھر بنانے سے محفوظ رکھتا ہے۔ چوں کہ اس میں کوئی سریش وغیرہ استعمال نہیں کی جاتی اس لیے یہ سفیدی پپڑی بن کر اتر جاتی ہے اور اسے ہر سال، خصوصاً دسہرہ اور دیوالی سے پہلے دوبارہ کرنا پڑتا ہے۔

دیواروں پر کی گئی ہر مصوری کو دیوار گیر مصوری نہیں کہتے۔ یہ اصطلاح عام طور پر مندروں، گرجا گھروں اور محلوں میں کی گئی کلاسیکی انداز کی مصوری کے لیے مخصوص ہے۔ بعض مرتبہ انھیں فریسکو پینٹنگ بھی کہا جاتا ہے۔ فریسکو پینٹنگ کی ایک مثال وہ دیوار گیر تکنیک ہے جو کیرالا کے وینا د میں ماقبل غاروں کی پینٹنگ کی تجدید ہے۔ اس کے موضوعات مذہبی اور تاریخی رزمیہ ہیں۔ رنگ اور ملبوسات تفریحی فنون مثلاً ڈراما، رقص و موسیقی وغیرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ زرد گیرو، سرخ گیرو، پتوں کا سا سبز، چراغ کی کالک اور سفید چونے کے رنگ ہلکے سے لے کر گہرے تک تہوں کی شکل میں لگائے جاتے ہیں۔ ان پینٹنگ کا جب قدرتی عناصر سے سامنا ہوتا ہے تو یہ خراب نہیں ہوتیں۔ انٹرنیٹ سے آپ کو تلاش کرنے میں مدد ملے گی کہ کیرالا کے میورل (murals) کو کہاں دیکھا جا سکتا ہے۔

بچے دیواری مصوری کی روایت کا مطالعہ کرتے ہوئے، راجستھان

© NCERT not to be republished

مارکیٹنگ صرف اشیا کی فروخت نہیں ہے

ہندوستان کے ہم عصر فن کو بین الاقوامی شناخت ملی ہے ۔ شانتی نکیتن اسکول کے ابتدائی پیش روؤں اور امریتا شیر گل جیسے فنکاروں نے ہندوستانی رنگوں اور موضوعات پر توجہ کی۔ ان فنکاروں کے فن پاروں کو نیلامی اور بین الاقوامی بازار میں فروخت سے لاکھوں روپے ملے ۔

اس امر پر غور کرنا بھی ضروری ہے کہ وہ فرقے جو اپنی روایتی دستکاریوں سے جڑے ہوئے ہیں، انھیں لوگ کم جانتے ہیں اور اپنے ہم عصر فنکاروں کے مقابلے ان کی آمدنی بھی بہت کم ہے ۔

اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ کسی فنکار کے منفرد طرز کو نمایاں کرنے والی ایک تصویر، ایک ہی موضوع پر بنی ہوئی کئی تصاویر کے مقابلے زیادہ قابلِ قدر ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ افراد ، شہری فنون اپنے لیے نئے نئے موضوعات کی تلاش کرتے ہیں جب کہ کمیونٹی فن موسموں ، جشن کے مواقع ،تہواروں اور مشہور داستانو ں سے وابستہ روایتی موضوعات کو ہی دہرانے کو ترجیح دیتے ہیں۔

کمیونٹی فن میں دیواروں اور فرش پر تصویر یں بنائی جاتی تھیں ۔ تعمیراتی سازو سامان اور طرز زندگی میں تبدیلی کی خواہش نے گھروں میں ایسی سطحیں بنادی ہیں جن پر مصوّری نہیں کی جاسکتی ۔ یہاں کمیونٹی پینٹنگ کی مہارت اور چلن اور اس کے ساتھ ساتھ ایک وراثت کی معلومات اور وابستگی بھی زوال آمادہ ہے ۔

تجارتی سرگرمیوں کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہونے اور ان کو پورا کرنے کے لیے کمیونیٹی فن خود میں گوناگوں تبدیلیاں لا رہا ہے ۔ ایسی دلچسپ مثالیں ملتی ہیں کہ کس طرح مختلف روایتی فنون کو نئی سطحوں پر اورسہ جہتی مصنوعات پر اپنا یا اورفروخت کیا جاسکتا ہے ...

... مصوری جو روایتی طور پر دیواروں پر کی جاتی تھی وہ اب ڈبوں یا ٹرے یا مختلف طرح کے کپڑوں پر کی جا رہی ہے ۔ روایتی لوک مصوری کو کہانیوں کی کتابوں یا اینی میشن فلمیں بنانے کے لیے بھی استعمال کیاجارہا ہے ۔

مختلف معاشروں اور فرقوں کے ثقافتی ورثے اور فنی اصناف کی تحسین کا ایک اہم پہلو یہ جاننا ہے کہ نئے طریقوں کو اپنانے سے فنی صنف تحریف کا شکار نہیں ہونی چاہیے تاکہ اس کی اصلیت اور معنویت گم نہ ہو ۔قبولیت کی اساس دراصل ثقافت کی حسن شناسی، مخصوص ڈیزائنوں کی معنویت واہمیت اور بنیادی طور پر اس کا احترام ہونا چاہیے۔

یہ تمام وہ پہلوہیں جو روایتی فن پاروں کی قدرو قیمت میں اضافہ کرتے ہیں اور فنکاروں کے لیے بہتر قیمتوں کی وصولیابی میں مدد گار ہوتے ہیں ۔ موجودہ عہد میں معاصر اور روایتی مصوری کے مابین تجارتی قدرو قیمت میں خاصا فرق ہے ۔ روایتی انداز میں کی گئی ایک مصوری کسی فرقے یا خطے کی وراثت کی نمائندگی کرتی ہے ۔ اسے قدرو قیمت تب حاصل ہوتی ہے جب اسے خریدنے والا شخص اس کی خصوصی ثقافتی معنویت اور خصوصیات کے بارے میں جانتا ہو ۔ یہ فنکار کی کام میں محویت، محنت ودیدہ ریزی اور کام کی ستائش میں بھی معاون ہوتی ہے۔

ایسی کوششیں جو خالص اصناف اور فروخت کے نقطۂ نظر سے عجلت میں تیار کی گئی چیزوں کے درمیان فرق واضح کرسکیں، یقیناً فنون کی اس قدروقیمت میں اضافہ کریں گی جس کے وہ مستحق ہیں۔

—— جیا جیٹلی ، فنکاروں کے حقوق کے لیے سرگرم کارکن

ایک فنکارہ، جھارکھنڈ

مصوری کے اسالیب

ہندوستان کی تقریباً ہر ریاست اور زرعی اور قبائلی فرقوں کی مصوری کا اپنا امتیازی اسلوب ہے اور بعض میں ایک سے زیادہ اسالیب نظر آتے ہیں۔

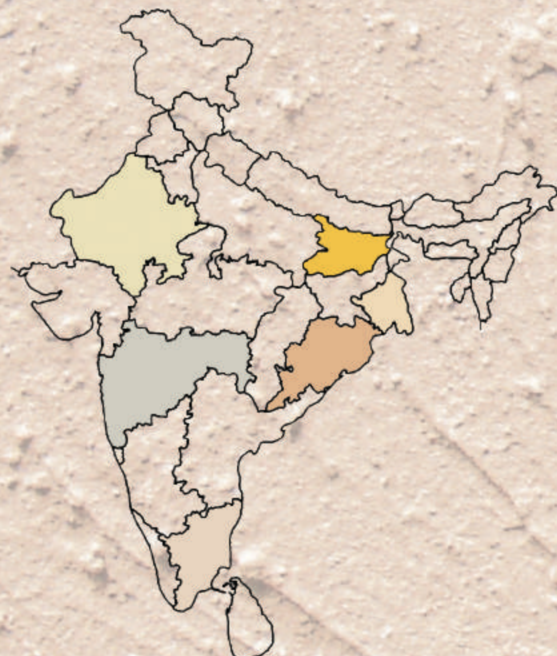

چتوڑ گڑھ، **راجستھان** کے فنکار دروازوں والے لکڑی کے مندر بناتے ہیں جنھیں کھولنے پر تاریخی اور مذہبی اہمیت کی تصویری کہانیاں نظر آتی ہیں۔ لکڑی کے یہ کواڑ پوجا کے لیے اور تہواروں کے موقع پر استعمال ہوتے ہیں۔

مہاراشٹر کے تھانے ضلع کے ورلی قبائل اپنے گھروں کی دیواروں کو خود اپنی زندگی کی عکّاسی کرنے والی تصویروں جیسے نوخیز پودوں کو لگانا، ہاتھوں میں اناج، رقص، بازار کی طرف جانا اور اپنی روزمرہ زندگی کی معمول کی سرگرمیوں وغیرہ سے سجاتے ہیں۔ سورج، چاند اور تاروں کے ساتھ پودے، جانور، کیڑے مکوڑے اور پرندوں کی علامتیں زندگی کی تمام اشکال میں ان کے یکجہتی کے عقیدے کا اظہار کرتی ہیں۔

تقریبات اور رسوم کی دائیگی کے مواقع پر ورلی گھروں کی دیواروں پر گوبر کا لیپ کرتے ہیں، زرخیزی کی دیوی پالا گاتا کی کہانیاں بیان کرنے اور اس کی عنایات حاصل کرنے کے لیے لال گیرو کے سفوف کے ساتھ چاول کا لیپ استعمال کیا جاتا ہے۔

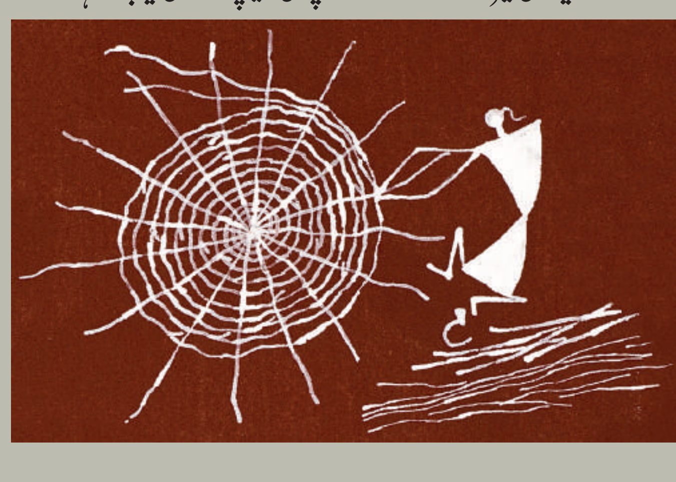

تمل ناڈو کے تنجاور خطے میں مراٹھا اثرات کے تحت فروغ پانے والی تنجاور مصوری فن اور دستکاری کا ایک دلچسپ امتزاج ہے۔ اہم رنگ سرخ، زرد، سیاہ اور سفید ہیں۔ اس کی امتیازی خصوصیات زیورات سے سجی شاہی یا مذہبی شخصیات ہیں جن کے گرد تعمیراتی نوعیت کی محرابیں اور دہلیزیں بنی ہوتی ہیں۔ ابتدائی صورت میں یہ لکڑی پر بنی ہوتی ہیں، تاہم اس میں قیمتی پتھر جڑے ہوتے ہیں۔ بعد میں یہ تصویریں شیشے پر اتاری جاتی ہیں۔ شیشے پر بنی تصویروں میں باہری طرف سے رنگ کیا جاتا ہے۔ خاکہ کھینچنے اور قطعی شکل دینے کا عمل پہلے کیا جاتا ہے چوں کہ فنکار شیشے کی پچھلی طرف سے تصویر بناتا ہے۔

© NCERT not to be republished

ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر رنگ : خوشی کے موقعوں پر ہاتھوں اور پیروں میں متبرک علامتیں نقش ونگار اور ڈیزائن بنانے کے لیے حنا یا مہندی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ کسی فردِ واحد کی اپنی بقا کے لیے فن پارے کو فروخت کرنے کی ضرورت کے بجائے اجتماعی عبادتوں اور تہواروں کے موقعوں پر تخلیقی اظہار کی ایک خواہش ہے۔

میتھیلا مصوری کو عام طور پر مدھوبنی فن کے نام سے جانا جاتا ہے، بہار میں اسی نام کا ایک مشہور ضلع بھی ہے۔ میتھیلا مصوری دنیا بھر میں مقبول ہے۔ خواتین جشن کے موقعوں پر اپنے گھروں کی اندرونی دیواروں اور دولہا دولہن کے کمروں کو سجاتی ہیں۔ موضوع کے طور پر رام کی بن باس سے واپسی اور کرشن کے گوپیوں کے ساتھ کھیلنے کو ترجیح دی جاتی ہے۔ فنکار اکثر قدرتی مناظر کو پیش کرتے ہیں جیسے فصل کی بہتات، ناگ پوجا کی تانترک تصویریں، اگر وہ کبھی شہر گئے ہوں تو وہاں کے مناظر بھی پیش کیے جاتے ہیں۔

کسی بھی روایتی فن کو معاصر موضوعات کے طور پر اپنایا جاسکتا ہے۔ حال ہی میں اقوام متحدہ نے ہندوستان میں میلینیم کے آٹھویں ترقیاتی ہدف پروگرام کے تحت ہندوستان کے لوک فن کی مصوری کی نمائش کا فیصلہ کیا جس کے لیے مدھوبنی کے فنکار ستیہ نرائن اور موتی کرن نے بچوں کو رحمِ مادر میں ہی قتل کردیے جانے سے بچانے کے لیے ایک خوبصورت تصویر بنائی جس میں دکھایا گیا تھا کہ ہاتھی اور دیگر جانور اپنے چھوٹوں کا کس طرح خیال کرتے ہیں۔

مغربی بنگال کا جھرنا پت چترا ایک لپٹا ہوا عمودی کاغذ ہوتا ہے جو مذہبی اساطیر کی کہانیاں بیان کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ فنکار گیت لکھتے ہیں جنھیں وہ مصوری کے ہر منظر کو آہستہ آہستہ کھولتے ہوئے گاتے ہیں۔ اسے مضبوط بنانے کے لیے لپٹے ہوئے کاغذ کی پشت پر کپڑا چپکایا جاتا ہے۔ گاؤں کے یہ داستان گو گاؤں گاؤں گھوم کر خبریں سنتے ہیں اور تقریباً آج کے ٹیلی ویژن ہی کی طرح اطلاعات کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچاتے ہیں۔ 2001 میں گجرات کے زلزلے اور 2004 کے سونامی نے ان گلوکار فن کاروں کو ان قدرتی آفات کے بارے میں گیت پیش کرنے کی تحریک دی۔

اُڑیسہ کے 'پٹا چتر' میں گیت گووند کی مشہور نظموں سے اخذ کی ہوئی کہانیاں اور قدیم شعراء گلوکاروں اور ادیبوں کے لکھے ہوئے مقدس بند کا اظہار کیا جاتا ہے۔ 'پٹ' کو پہلے مندروں میں پیش کرنے کے لیے بنایا جاتا تھا۔ تاڑ کے پتوں پر کندہ کرکے یا کاغذ اور ریشمی کپڑے پر تصویر کی شکل میں ٹکڑوں میں کہانیاں بیان کی جاتی ہیں۔ ان تصویروں میں معدنیات، سیپ اور نامیاتی لاکھ سے بنائے گئے گہرے سرخ، گیروا، سیاہ اور گہرے نیلے رنگ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جدید ترقی نے انھیں معاصر استعمال کے لیے لکڑی کے صندوقوں، تصویروں کے فریم وغیرہ پر رنگ کرنے کے لیے بڑھاوا دیا ہے۔

© NCERT not to be republished

مشق

1۔ کسی ایک طرز کی مصوری (دیواروں پر، دیواری، کتابوں میں وضاحتی تصویریں) منتخب کیجیے اور مختلف صدیوں میں اس کے ارتقا کو بیان کیجیے۔

2۔ انٹرنیٹ پر تلاش کیجیے اور دنیا کے دوسرے حصوں میں دیوار پر بنائی جانے والی تصویروں کی دو مثالوں کی نشاندہی کیجیے۔

3۔ عالمی وراثت کے مقام اجنتا میں سیلن اور ہزاروں سیاحوں کے سانس لینے سے پیدا ہونے والی مرطوب ہوا کے سبب چٹانوں کی دیواروں سے پلاسٹر گرنے کے باعث مصوری کے نمونے ختم ہو رہے ہیں۔ ہم کپڑے، پتھر، لکڑی، کاغذ، ریشوں اور دھاتوں سے بنی دستکاری کی اشیا کو کس طرح باقی اور محفوظ رکھ سکتے ہیں؟

4۔ مارکیٹنگ صرف اشیا کی فروخت نہیں ہے۔ وضاحت کیجیے اور وجوہات بتائیے۔

5۔ ہندوستان میں ہمارے یہاں روایتی مصوری کی مستقل اور غیر مستقل دونوں ہی قسم کی اصناف پائی جاتی ہیں۔ کسی میوزیم یا آرٹ گیلری میں مصوری کے نمونوں کو محفوظ رکھنے اور بحال کرنے کے کیا طریقے ہیں؟ فن کی غیر مستقل اصناف کی معلومات اور مہارتوں کو محفوظ رکھنے کے لیے کیا کیا جا سکتا ہے؟

6۔ منڈی کی قوتوں کا مطالبہ ہے کہ دستکار عصری تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے دستکاری کو اپنائیں۔ دستکاری، مہارتوں اور دستکار برادریوں پر منڈی کی اس مانگ کے منفی اور مثبت اثرات کو بیان کرنے کے لیے مثالیں دیجیے۔

7۔ اپنے خطے میں رنگوں کو ان کے استعمال کے مطابق دیے گئے روایتی نام تلاش کیجیے اور ان رنگوں کی معاشرتی اہمیت بتائیے۔

8۔ ہمارے روایتی فنون کے متعلق بیداری پیدا کرنے کے لیے اگر روایتی ہندوستانی فنون کو بس اسٹاپ، اسکول کی عمارتوں اور فرنیچر پر بھی استعمال کیا جائے تو کیسا لگے گا؟ اس بارے میں اپنی رائے دیجیے۔ اس طرح کی بیداری پیدا کرنے کے لیے دیگر طریقہ کار تجویز کیجیے۔

© NCERT not to be republished